





معاویہ شرابی تھا

تحریر: ابوہشام نجفی

ترتیب : علی ناصر

نشر و اشاعت : تحفظ عقائد تشیع ٹیم

تحفظ عقائد تشیع

معاویہ کی شراب نوشی کی نفی پر ناصبیوں کی خیانتوں کا رد

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين، واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين

معاویہ شرابی تھا

معاویہ کی شراب نوشی کی نفی پر ناصبیوں کی خیانتوں کا رد

تحریر: سید ابو ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر

Website:
www.asnaashar.wordpress.com

Facebook:
www.asnaashar.wordpress.com

Telegram : t.me/asnaashar12

Archive : @ali nasir12

تحفظ عقائد تشیع

نشر و اشاعت: تحفظ عقائد تشیع ٹیم

ام الخبائث شراب کی حرمت کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالی نے قرآن مجید میں واضح انداز میں بیان فرما دیا ہے۔

يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْاَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ (البقرة219)

آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں، کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے، اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، کہہ دو جو زائد ہو، ایسے ہی اللہ تمہارے لیے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

يَآ اَيُّـهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُـوٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدة 90)

اے ایمان والو! شراب اور جوُا اور بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے شراب پینے والوں پر لعنت کی ہے:

3674 – حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، مَوْلَاهُمْ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَافِقِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»

عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شراب کے پینے اور پلانے والے، اس کے بیچنے اور خریدنے والے، اس کے نچوڑنے اور نچوڑوانے والے، اسے لے جانے والے اور جس کے لیے لے جائی جائے سب پر اللہ کی لعنت ہو“۔

سنن ابي داود، كِتَاب الْأَشْرِبَةِ، 2. باب الْعِنَبِ يُعْصَرُ لِلْخَمْرِ، حديث 3674

البانی نے حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے اور شعیب الارنووط نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے۔

مگر اس کے بعد بھی صحابہ کی ایک جماعت شراب کے حرام ہونے کے بعد بھی شراب پیتی رہی، اس امر کا اعتراف ناصبیوں نے بھی کیا ہے ،چنانچہ غلام مصطفی امن پوری ناصبی لکھتا ہے:

شراب کی حرمت کے بعد بھی بعض صحابہ سے شراب پینا ثابت ہے۔

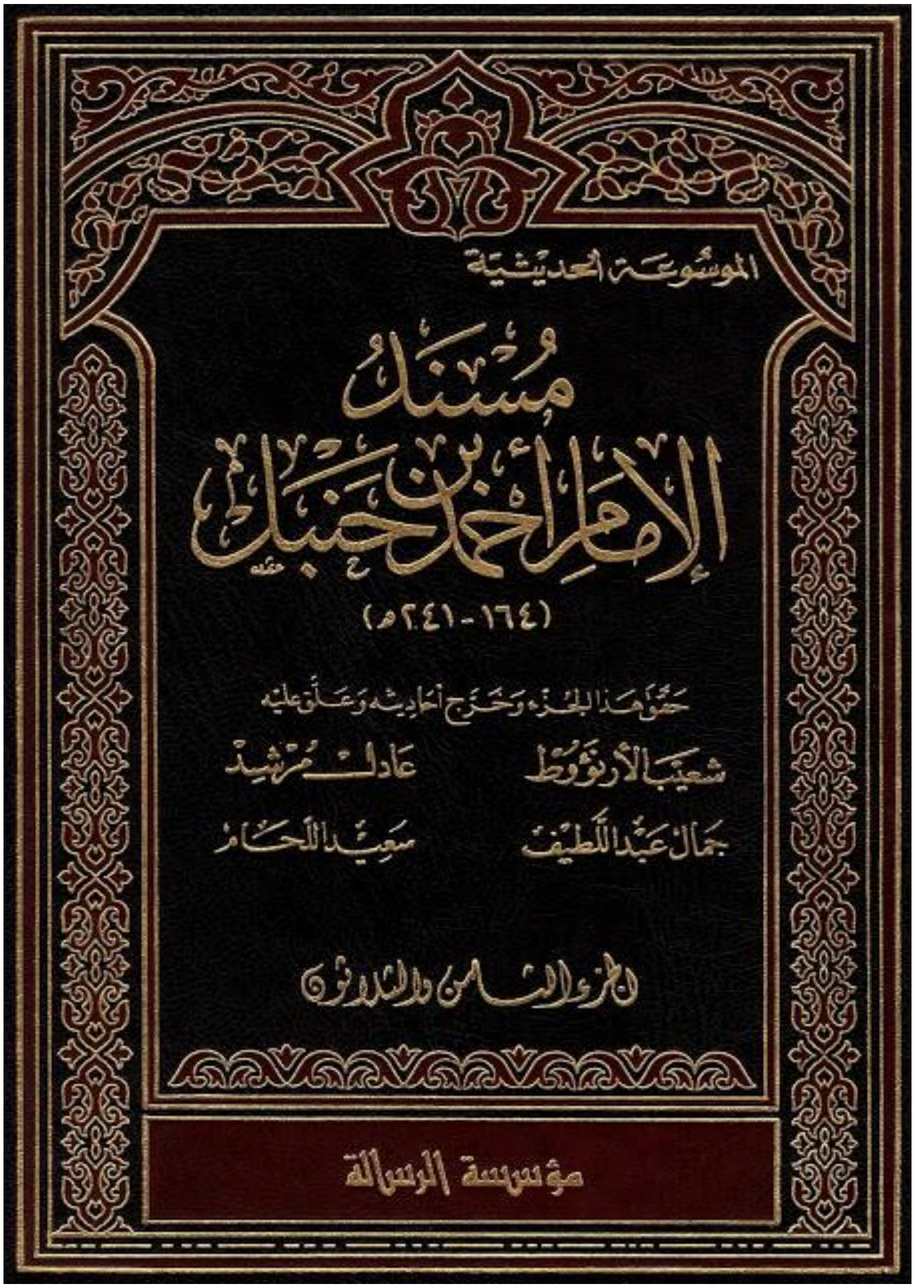
https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%B5%D8%AF%DB%8C%D9%82-%D9%88-%D9%81%D8%A7%D8%B1%D9%88%D9%82-%D8%A7%D9%88%D8%B1-/%D8%B4%D8%B1%D8%A7%D8%A8.36127

انھیں شرابی صحابہ کی فہرست مبارک میں ایک نام معاویہ کا بھی ہے، پسر ہندہ کی شراب نوشی کا واقعہ ناصبیوں کے امام احمد بن حنبل نے با سند صحیح اپنی مسند میں نقل کیا ہے:

22941 – حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفُرُشِ، ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ " أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي، ثُمَّ قَالَ: مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا، وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ، أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي-

عبداللہ بن بریدہ نے کہا کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ معاویہ کے پاس گیا اس نے ہمیں بستر پر بٹھایا ، پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا، پھر پینے کے لیے شراب لائی گئ جسے پہلے معاویہ نے پیا ، پھر میرے والد کو دی پھر انھوں نے کہا کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے، میں نے اسے نہیں پیا، پھر معاویہ نے کہا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا، مجھے دودھ

یا اچھی باتیں کرنے والے انسان کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔



٢٢٩٤١ـ حدثنا زيد بن الحُبَاب، حدثني حُسَين، حدثنا عبد الله بن بُرَيدةَ، قال:

دخلتُ أَنا وأَبي على معاويةَ، فأَجلَسَنا على الفُرُش، ثم أُتِينا بالطَّعام، فأَكَلْنا، ثم أُتِينا بالشَّراب، فشَرِبَ معاويةُ، ثم ناوَلَ

= وأخرجه الدارمي (٢٨٣٥) من طريق معاوية بن هشام، وابن ماجه (٤٢٨٩)، والحاكم ١/ ٨٢، وأبو نعيم في «تاريخ أصبهان» ١/ ٢٧٥ من طريق الحسين بن حفص الأصبهاني، وابن حبان (٧٤٦٠)، والحاكم ١/ ٨٢ من طريق مؤمل بن إسماعيل، والحاكم ١/ ٨٢ من طريق عمرو بن محمد العَنْقَزي، وأبو سعيد ابن السبط في «فوائده» كما في «المداوي لعلل الجامع الصغير» ٣/ ٩٨-٩٩ من طريق عمار بن محمد، خمستهم، عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه بريدة. وقال معاوية بن هشام في روايته: «عن سليمان بن بريدة، أراه عن أبيه» هكذا على الشك في وصله.

وأخرجه مرسلاً حسين المروزي في زياداته على «الزهد» لابن المبارك (١٥٧٢) من طريق مؤمل بن إسماعيل، عن سفيان الثوري، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن النبي ﷺ. وأرسله أيضاً يحيى بن سعيد القطان وعبد الرحمٰن بن مهدي، عن الثوري فيما قاله الحاكم في «مستدركه» ١/ ٨٢. قلنا: لم تقع لنا روايتهما في شيء من المصادر التي بين أيدينا، فإن كان محفوظاً، فالشك في وصله وإرساله من الثوري، ويؤيد ذلك رواية معاوية بن هشام عنه المذكورة آنفاً، فإنه قال فيها: «عن سليمان بن بريدة، أراه عن أبيه» والله أعلم.

وفي الباب عن ابن مسعود، سلف برقم (٤٣٢٨)، وإسناده ضعيف، وانظر تتمة شواهده هناك.

ونزيد في شواهده هنا:

عن معاوية بن حَيْدَة عند الطبراني في «الكبير» ١٩/(١٠١٢) وفي إسناده حماد بن عيسى الجُهَني، وهو ضعيف.

أَبي، ثم قال: ما شَرِبتُه منذ حَرَّمَه رسولُ الله ﷺ. ثم قال معاوية: كنت أَجْملَ شباب قريشٍ، وأَجْودَه ثَغْراً، وما شيءٌ كنتُ أَجِدُ له لَذَّةً كما كنتُ أَجِدُه وأَنا شابٌّ غيرَ اللَّبَن، أَو إنسانٍ حسنِ الحديث يُحدِّثُني[1].

٢٢٩٤٢ـ حدثنا أَبو نُعيم، حدثنا بَشِيرُ بن المُهاجر، حدثني عبد الله بن بُرَيدةَ

عن أَبيه، قال: كنتُ جالساً عند النبيِّ ﷺ إذ جاءَه رجلٌ يقالُ له: ماعِزُ بن مالك، فقال: يا نبيَّ الله، إني قد زَنَيْتُ، وأَنا أُريدُ

---

(١) إسناده قوي، حسين ـ وهو ابن واقد المَرْوزي ـ روى له أصحاب السنن، وحديثه في مسلم متابعة وفي البخاري تعليقاً، وهو صدوق لا بأس به، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الصحيح.

وأخرجه ابن عساكر في «تاريخ دمشق» في ترجمة عبد الله بن بريدة ص٤١٧ من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة ١١/ ٩٤-٩٥ عن زيد بن الحُباب، به. ولفظه: دخلتُ أَنا وأَبي على معاوية، فأَجْلسَ أَبي على السَّرير، وأُتِيَ بالطعام فأَطْعَمَنا، وأُتِيَ بشرابٍ فشربَ، فقال معاوية: ما شيءٌ كنت أَستلِذُّه وأنا شابٌّ فآخُذه اليومَ إلا اللَّبَنَ، فإني آخذُهُ كما كنت آخذه قبل اليوم، والحديثَ الحسَنَ.

وأخرجه ابن عساكر ص٤١٧ من طريق علي بن الحسين بن واقد، عن أبيه، به، بلفظ: دخلت مع أبي على معاوية.

وقوله: «ثم قال: ما شَرِبتُه منذ حرَّمَه رسولُ الله ﷺ» أي: معاوية بن أبي سفيان، ولعله قال ذلك لِما رأَى من الكراهة والإنكار في وجه بريدة، لظنِّه أنه شرابٌ مُحرَّم، والله أعلم.

مسند الإمام أحمد »باقي مسند الأنصار »حديث بريدة الأسلمي رضي الله عنه ج 5 ص 347

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=21865&bk_no=6&flag=1

روایت مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

اس کے سب راوی ثقہ ہیں ائمہ نواصب سے مختصر توثیق پیش ہے:

1 زید بن الحباب: صحیح مسلم و سنن اربعہ کا راوی ہے۔

ابن حجر نے متعدد ائمہ اہل سنت سے زید کی توثیق نقل کی ہے، اس کا خلاصہ نقل کرتے ہیں:

وقال علي بن المديني والعجلي ثقة وكذا قال عثمان عن ابن معين وقال أبو حاتم صدوق صالح وقال أبو داود سمعت أحمد يقول زيد بن حباب كان صدوقا وكان يضبط الألفاظ عن معاوية بن صالح لكن كان كثير الخطأ وقال المفضل بن غسان

الغلابي عن ابن معين كان يقلب حديث الثوري ولم يكن به بأس قال أبو هشام الرفاعي وغيره مات سنة ثلاث ومائتين قلت وقال ابن زكريا في تاريخ الموصل حدثني الحماني عن عبيد الله القواريري قال كان أبو الحسين العكلي ذكيا حافظا عالما لما يسمع وذكره ابن حبان في الثقات وقال يخطىء يعتبر حديثه إذا روى عن المشاهير وأما روايته عن المجاهيل ففيها المناكير وقال ابن خلفون وثقة أبو جعفر السبتي وأحمد بن صالح زاد وكان معروفا بالحديث صدوقا وقال ابن قانع كوفي صالح وقال الدارقطني وابن ماكولا ثقة وقال ابن شاهين وثقة عثمان بن أبي شيبة وقال ابن يونس في تاريخ الغرباء كان جوالا في البلاد في طلب الحديث وكان حسن الحديث قال بن عدي له حديث كثير وهو من اثبات مشائخ الكوفة ممن لا يشك في صدقه والذي قاله بن معين عن أحاديثه عن الثوري إنما له أحاديث عن الثوري يستغرب بذلك الإسناد وبعضها ينفرد برفعه والباقي عن الثوري وغير الثوري مستقيمة كلها.

علی بن مدینی، عجلی، یحیی بن معین، ابو جعفر سبتی، دارقطنی، ابن ماکولا عثمان بن ابی شیبہ نے ثقہ کہا، ابو حاتم نے صدوق کہا، ابو داؤد نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے سنا کہ زید بن حباب صدوق تھا وہ ضبط الفاظ کے ساتھ معاویہ بن صالح سے روایت کرتا تھا مگر وہ بہت زیادہ خطائیں کرنے والا تھا، مفصل بن غسان نے ابن معین سے نقل کیا کہ وہ سفیان ثوری کی احادیث

کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور اس میں کچھ حرج نہیں، عبیداللہ قواریری نے کہا ،ابو الحسین عکلی ذکی تھا حافظ تھا عالم تھا، ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا اور کہا خطا کرتا ہے اس کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا اگر مشہور افراد سے روایت کرے اور اگر مجہول افراد سے روایت کرتا ہے تو اس میں منکر پایا جاتا ہے احمد بن صالح نے کہا وہ حدیث میں معروف،صدوق تھا ابن قانع نے کہا کوفی نیک تھا، ابن عدی نے کہا اس کی بہت سی احادیث ہیں اور وہ کوفہ کے اثبات مشائخ میں سے ہے جن کی صداقت میں شک نہیں کیا جا سکتا اور جو ابن معین نے اس کے سفیان سے روایت کے متعلق کہا تو وہ اس سند کے سبب غریب ہیں جبکہ باقی روایات کہ جو وہ ثوری یا غیر سے نقل کرتا ہے سب کی سب مستقیم ہیں۔

تھذیب التہذیب ج 3 ص348

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/3330_%D8%AA%D9%87%D8%B0%D9%8A%D8%A8-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D9%87%D8%B0%D9%8A%D8%A8-%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%AD%D8%AC%D8%B1-%D8%AC-%D9%A3/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_347

2 حسین بن واقد:

حسین بن واقد صحاح ستہ کا راوی ہے کبار ائمہ نواصب نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن ابی حاتم لکھتا ہے:

302 – الحسين بن واقد أبو علي قاضي مرو مولى عبد الله بن عامر بن كريز روى عن عكرمة وابى (173 م 2) الزبير وابن بريدة ويزيد النحوي روى عنه الأعمش وزيد بن الحباب سمعت أبي يقول ذلك.
حدثنا عبد الرحمن أنا علي بن أبي طاهر فيما كتب إلي قال أنا أبو بكر الأثرم قال قلت لأبي عبد الله ما تقول في الحسين بن واقد؟ فقال: لا بأس به.
وأثنى عليه [خيرا – 2] .
حدثنا عبد الرحمن أنا أبو بكر بن أبي خيثمة فيما كتب إلي قال سمعت يحيى بن معين يقول: الحسين بن واقد ثقة.
حدثنا عبد الرحمن قال سئل أبو زرعة عن حسين بن واقد قال: ليس به بأس.

احمد بن حنبل نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں، اور اس کی تعریف کی، ابن معین نے ثقہ کہا، ابو زرعہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

الجرح والتعديل ج 3 ص 66

http://lib.eshia.ir/40205/3/66/%D9%85%D8%B1%D9%88

ابن سعد نے حسن الحدیث کہا۔

3635– حسين بن واقد.

روى عن عبد الله بن بريدة. وكان حسن الحديث.

طبقات ابن سعد ج 7 ص 371

http://www.masaha.org/book/view/2060-%D8%A7%D9%84%D8%B7%D8%A8%D9%82%D8%A7%D8%AA-%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%A8%D8%B1%D9%89

ابن حبان نے اس کا ذکر ثقات میں کیا:

7406 – حُسَيْن بن وَاقد مولى عَبْد اللَّه بْن عَامر بْن كريز الْقرشِي كنيته أَبُو علي يروي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَة روى عَنهُ ابْنه عَليّ بن الْحُسَيْن بن وَاقد وَأهل مرو مَاتَ سنة تسع وَخمسين وَمِائَة وَقد قِيلَ سنة سبع وَخمسين وَمِائَة

الثقات ج 6 ص 209

https://al-maktaba.org/book/5816/2325

ابن شاہین نے بھی ثقات میں شمار کیا:

الْحُسَيْن بن وَاقد ثِقَة قَالَه يحيى

تاريخ أسماء الثقات ج 1 ص 62

https://al-maktaba.org/book/5818/39

ذہبی نے بڑی تعریف کی لکھتا ہے:

44 - حُسَيْنُ بنُ وَاقِدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ (م، 4)

الإِمَامُ الكَبِيْرُ، قَاضِي مَرْوَ وَشَيْخُهَا، أَبُو عَبْدِ اللهِ القُرَشِيُّ، مَوْلَى الأَمِيْرِ عَبْدِ اللهِ بن عَامِرِ بنِ كُرَيْزٍ.

حَدَّثَ عَنْ: عِكْرِمَةَ، وَابْنِ بُرَيْدَةَ، وَيَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، وَمُحَمَّدِ بنِ زِيَادٍ، وَعَبْدِ المَلِكِ بنِ عُمَيْرٍ، وَجَمَاعَةٍ.

وَعَنْهُ: ابْنُهُ؛ عَلِيُّ بنُ الحُسَيْنِ، وَالفَضْلُ السِّيْنَانِيُّ، وَزَيْدُ بنُ الحُبَابِ، وَعَلِيُّ بنُ الحَسَنِ بنِ شَقِيْقٍ، وَآخَرُوْنَ.

قَالَ النَّسَائِيُّ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

بہت بڑا امام، مرو کا قاضی اور اس کا بزرگ تھا نسائی نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

سير أعلام النبلاء ج 6 ص 539

https://al-maktaba.org/book/22669/2833

3:عبدالله بن بريدة:

صحاح ستہ کا راوی ہے۔

ذہبی نے اس کی توثیق نقل کی ہے:

15 – عَبْدُ اللهِ بنُ بُرَيْدَةَ بنِ الحُصَيْبِ الأَسْلَمِيُّ * (ع)

الحَافِظُ، الإِمَامُ، شَيْخُ مَرْو وَقَاضِيْهَا، أَبُو سَهْلٍ الأَسْلَمِيُّ، المَرْوَزِيُّ،

....

وَرَوَى: إِسْحَاقُ الكَوْسَجُ، عَنْ يَحْيَى بنِ مَعِيْنٍ: ثِقَةٌ.

وَكَذَا قَالَ: أَبُو حَاتِمٍ، وَالعِجْلِيُّ.

حافظ، امام، شہر مرو کا شیخ اور قاضی تھا، ابن معین، عجلی و ابو حاتم نے ثقہ کہا۔

سير أعلام النبلاء ج 5 ص 51

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=714&bk_no=60&flag=1

4 بريدة بن خصيب: صحابی ہیں۔

صحاح ستہ میں ان کی روایات موجود ہیں۔

187- بريدة بن الحصيب 1: "ع"

ابن عبد الله بن الحَارِثِ بنِ الأَعْرَجِ بنِ سَعْدٍ, أَبُو عَبْدِ اللهِ -وَقِيْلَ: أَبُو سَهْلٍ, وَأَبُو سَاسَانَ, وَأَبُو الحُصَيْبِ- الأَسْلَمِيُّ.

قِيْلَ: إِنَّهُ أَسْلَمَ عَامَ الهِجْرَةِ؛ إِذْ مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مُهَاجِراً, وَشَهِدَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ وَالفَتْحَ، وَكَانَ مَعَهُ اللِّوَاءُ, وَاسْتَعْمَلَهُ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ.

سير أعلام النبلاء ج 2 ص470

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=225&bk_no=60&flag=1

اس روایت نے ناصبیوں کے کلیجے جلا دیئے، لھٰذا اس کو رد کرنے کے لیے ہر طرح کی فریب کاری کا سہارا لیا گیا۔

چنانچہ غلام مصطفی امن پوری ناصبی نے روایت نقل کر کے رد کرنے کی ناکام کوشش کی حدیث کی رد میں لکھتا ہے:

سند "ضعیف" ہے۔ عبد اللہ بن بریدہ سے حسین بن واقد کی روایت "منکر" ہوتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

1420 – سَمِعت أبي يوقل قَالَ وَكِيع يَقُولُونَ إِن سُلَيْمَان أصَحهمَا حَدِيثا يَعْنِي بن بُرَيْدَة قَالَ أبي عبد الله بن بُرَيْدَة الَّذِي روى عَنهُ حُسَيْن بن وَاقد مَا أنكرها

"عبد اللہ بن بریدہ، کی وہ روایات جو اس سے حسین بن واقد بیان کرتا ہے، کس قدر منکر ہیں!"

(العلل ومعرفة الرّجال برواية ابنه عبد اللّٰه : ١٤٢٠)

یہ جرح مفسر ہے، جو ناقابل رد ہے۔

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%B5%D8%AF%DB%8C%D9%82-%D9%88-%D9%81%D8%A7%D8%B1%D9%88%D9%82-%D8%A7%D9%88%D8%B1-/%D8%B4%D8%B1%D8%A7%D8%A8.36127

کفایت اللہ سنابلی ناصبی نے بھی اس پر اپنا تبصرہ نقل کیا جس سے امن پوری کی دلیل کا رد ہوتا ہے۔

اس روایت کی تخریج کرنے والے امام احمدرحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو منکرقراردیاہے،چنانچہ امام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی241) نے کہا:

حسين بن واقد , له أشياء مناكير. [سؤالات الميمونى:444]۔

ایک اورموقع پرکہا:

ما أنكر حديث حسين بن واقد وأبي المنيب عن بن بريدة [العلل ومعرفة الرجال 1/ 301]۔

نیز فرمایا:

عبد الله بن بريدة الذي روى عنه حسين بن واقد ما أنكرها وأبو المنيب أيضا يقولون كأنها من قبل هؤلاء [العلل ومعرفة الرجال 2/ 22]۔

عرض ہے کہ حسین بن واقد ثقہ راوی ہیں اوران کی مذکورہ روایت ابن ابی شیبہ کے یہاں جن الفاظ میں ہے اس میں کوئی نکارت نہیں ہے لہذا وہ روایت صحیح ہے جب کہ مسند احمد کی زیربحث روایت ضعیف ہے کیونکہ اسے امام احمدنے روایت کیا ہے اورآپ نے حسین بن واقد کی مرویات کو منکرقراردیاہے۔

ہمارے نزدیک راجح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ زیربحث روایت میں نکارت کا ذمہ دار حسین بن واقد نہیں بلکہ زید بن الحباب ہے کما مضٰی۔

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%A7%D9%85%DB%8C%D8%B1%D9%85%D8%B9%D8%A7%D9%88%DB%8C%DB%81-%D8%B1%D8%B6%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81-%D8%B9%D9%86%DB%81-%D8%B3%DB%92-%D9%85%D8%AA%D8%B9%D9%84%D9%82-%DB%8C%DB%81-%D8%B1%D9%88%D8%A7%DB%8C%D8%AA-%D8%B5%D8%AD%DB%8C%D8%AD-%DB%81%DB%92-%DB%8C%D8%A7-%D8%B6%D8%B9%DB%8C%D9%81%D8%9F.5374/#post-43029

دونوں ناصبیوں کے تناقضات ملاحظہ فرمائیں امن پوری نے روایت کو حسین بن واقد کے سبب رد کیا جبکہ سنابلی نے زید کے سبب، گویا خود فیصلہ نہیں کر پا رہے کس کو رد کریں اور کسے قبول کریں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حسین بن واقد کی عبداللہ بن بریدہ سے روایت کردہ احادیث نہ فقط صحیح ہوتی ہیں بلکہ صحیح کے اعلٰی ترین درجہ کی صحیح ہوتی ہیں۔

ائمہ نواصب نے احمد کے قول کو مردود و باطل سمجھا، اس کے خلاف نہ فقط حسین بن واقد کی عبداللہ سے روایات کو صحیح تسلیم کیا بلکہ اپنی صحیح میں بھی اس سے احتجاج کیا۔

صحیح مسلم کی احادیث کی صحت پر ناصبیوں کا اجماع ہے مسلم نے اپنی صحیح میں حسین بن واقد کی عبداللہ بن بریدہ سے نقل کردہ حدیث سے احتجاج کیا ہے:

146 – (1814) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ح وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ»، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: مِنْهُنَّ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

صحيح مسلم، كِتَاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، 49. باب عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حديث 4695

http://islamport.com/d/1/mtn/1/78/2903.html

کیا امن پوری ناصبی مسلم کی اس سند کو منکر کہے گا؟؟؟

نہ فقط مسلم نے حسین سے عبداللہ کی روایات کو صحیح تسلیم کیا بلکہ جمہور ائمہ نواصب کے یہاں حسین کی روایات سے احتجاج کیا ہے بطور مثال بعض ائمہ کے حوالے نقل کرتے ہیں:

1ابو داؤد نے اپنی سنن میں احتجاج کیا:

1109 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا، فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ: {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15]، رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ "، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں لال قمیص پہنے ہوئے گرتے پڑتے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے، انہیں اٹھا

لیا اور لے کر منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا: ”اللہ نے سچ فرمایا ہے: «إنما أموالكم وأولادكم فتنة» (التغابن: ۱۵) ”تمہارے مال اور اولاد آزمائش ہیں“ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا“، پھر آپ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔

سنن ابي داود،تفرح أبواب الجمعة،235. باب الإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلأَمْرِ يَحْدُثُ ، حديث 1109

https://www.urdupoint.com/islam/hadees-detail/sunan-abi-dawud/hadees-no-6649.html

ترمذی نے اس کی حدیث کی تحسین کی ہے:

309 – حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَقْرَأُ فِي العِشَاءِ الآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ»، [ص:115] وَفِي البَابِ عَنْ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، «حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ» وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ «قَرَأَ فِي العِشَاءِ الآخِرَةِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ» وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ «كَانَ يَقْرَأُ فِي العِشَاءِ بِسُوَرٍ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوِ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ، وَأَشْبَاهِهَا،» وَرُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِينَ: أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا وَأَقَلَّ، كَأَنَّ الأَمْرَ عِنْدَهُمْ وَاسِعٌ فِي هَذَا «، وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ» قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ "

[حكم الألباني] : صحيح

سنن ترمذي، كتاب الصلاة، 119. باب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلاَةِ الْعِشَاءِ، حديث 309

https://al-maktaba.org/book/33754/545

2ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت لی:

1801 – نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، نا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ , حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ , فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ , فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ , ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15] رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ "، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ .[ص:152]

صحيح ابن خزيمة كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذي ذكرنا جماع أبواب الأذان والخطبة في الجمعة ، وما يجب على المأمومين حديث 1801

https://islamarchive.cc/H_357510#FullHadith

3ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت لی:

6038 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ، بِالرَّافِقَةِ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: «بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَقُومَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُمَا وَقَالَ: » {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15] «

رقم طبعة با وزير = (6006)

[تعليق الألباني]

صحيح - انظر ما بعده.

[تعليق شعيب الأرنؤوط]

إسناده حسن

صحيح التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان ج 8 ص 420

https://al-maktaba.org/book/31591/12265

4حاکم و ذہبی نے اس کی احادیث کو مسلم کی شرط پر صحیح تسلیم کیا۔

1059 - وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَأَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، **ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ،** عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15] رَأَيْتُ وَلَدَيَّ هَذَيْنِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا «، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ» هَذَا «حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ أَصْلٌ فِي قَطْعِ الْخُطْبَةِ، وَالنُّزُولِ مِنَ الْمِنْبَرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ»

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 1059 - على شرط مسلم

http://www.islamport.com/b/3/alhadeeth/motoon/%DF%CA%C8%20%C7%E1%E3%CA%E6%E4/%C7%E1%E3%D3%CA%CF%D1%DF%20%DA%E1%EC%20%C7%E1%D5%CD%ED%CD%ED%E4%20%E1%E1%CD%C7%DF%E3%20%E3%DA%20%CA%DA%E1%ED%DE%C7%CA%20%C7%E1%D0%E5%C8%ED%20%DD%ED%20%C7%E1%CA%E1%CE%ED%D5/%C7%E1%E3%D3%CA%CF%D1%DF%20%DA%E1%EC%20%C7%E1%D5%CD%ED%CD%ED%E4%20%E1%E1%CD%C7%DF%E3%20%E3%DA%20%CA%DA%E1%ED%DE%C7%CA%20%C7%E1%D0%E5%C8%ED%20%DD%ED%20%C7%E1%CA%E1%CE%ED%D5%20006.html

2370 – أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ وَهُوَ يَمْشِي، فَقَالَ: ارْكَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ: «إِنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ، إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي» قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

«هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

[التعليق – من تلخيص الذهبي] 2370 – على شرط مسلم

المستدرك على الصحيحين

https://islamarchive.cc/H_519679

مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، ذہبی کے نزدیک احمد کی جرح مردود قرار پائی و جمہور کے خلاف ہونے کے سبب باطل ہوئی۔

سنابلی ناصبی نے ایک اعتراض اور کیا ہے لکھتا ہے:

ہمارے ناقص مطالعہ کے مطابق مذکورہ روایت ان الفاظ کے ساتھ منکروضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی زیدبن حباب صدوق وحسن الحدیث ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب اوہام واخطاء تھے جیساکہ متعدد محدثین نے صراحت کی ہے، مثلا

امام احمدرحمہ اللہ فرماتے ہیں:

1680 – سمعته يَقُول كَانَ رجل صَالح مَا نفذ فِي الحَدِيث إِلَّا بالصلاح لِأَنَّهُ كَانَ كثير الْخَطَأ قلت لَهُ من هُوَ قَالَ زيد بن الْحباب

[العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله 2/ 96]۔

امام أبوداؤد رحمہ اللہ (المتوفی275)نقل کرتے ہیں:

سمعت أحمد قال زيد بن الحباب كان صدوقا وكان يضبط الألفاظ عن معاوية بن صالح ولكن كان كثير الخطأ

[سؤالات أبي داود لأحمد ص: 319]۔

معلوم ہوا کہ زیدبن حباب کے صدوق وحسن الحدیث ہونے کے باوجود بھی ان سے اوہام واخطاء کا صدور ہوتا تھا ، لہذا عام حالات میں ان کی مرویات حسن ہوں گی لیکن اگرکسی خاص روایت کے بارے میں محدثین کی صراحت یا قرائن وشواہد مل جائیں کہ یہاں موصوف سے چوک ہوئی ہے تو وہ خاص روایت ضعیف ہوگی ۔

اورمذکورہ روایت کا بھی یہی حال ہے کیونکہ زید بن حباب نے ابن ابی شیبہ سے اسی روایت کو اس طرح بیان کیا ہے:

امام ابن أبي شیبۃ رحمہ اللہ (المتوفی 235) نے کہا:

30560 – حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأَتَى بِالطَّعَامِ فَأَطْعَمَنَا، وَأَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: «مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلَّا اللَّبَنَ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ» وَالْحَدِيثُ الْحَسَنُ

[مصنف ابن أبي شيبة: 6/ 188]۔

ترجمہ:

صحابی رسول عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اورمیرے والد امیرمعاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے ہمیں چارپائی پربٹھایا، پھرہمارے سامنے کھانا لائے جسے ہم نے کھایا، پھرمشروب لائے جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیا، اس کے بعد معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جوانی میں مجھے دودھ یا اچھی باتوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی،اورآج بھی میرا یہی حال ہے۔

غورکریں یہ روایت بھی ''زیدبن حباب '' ہی کی بیان کردہ ہے لیکن اس میں وہ منکرجملہ قطعا نہیں ہے جوامام احمدکی روایت میں ہے ، معلوم ہوا کہ زیدبن حباب نے کبھی اس روایت کو صحیح طورسے بیان کیا ہے جیساکہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے ، اورکبھی ان سے چوک ہوگئی ہے جیساکہ مسند احمد کی روایت میں ہے۔

اورچونکہ مسنداحمد کی روایت میں ایک بے جوڑ اور بے موقع و محل جملہ ہے اس لئے یہی روایت منکرقرار پائے گی۔

چنانچہ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے بھی جب اس روایت کو مجمع الزوائدمیں درج کیا تو منکرجملہ کو چھوڑدیا، امام هيثمي رحمہ اللہ (المتوفی807) نے لکھا:

8022 – عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: «دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَنَا عَلَى الْفِرَاشِ ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاوَلَ أَبِي [ثُمَّ قَالَ: مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –] ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: كُنْتُ أَجْمَلَ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدَهُ ثَغْرًا وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَجِدُ لَهُ لَذَّةً كَمَا كُنْتُ أَجِدُهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ وَإِنْسَانٌ حَسَنُ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي».
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ وَفِي كَلَامِ مُعَاوِيَةَ شَيْءٌ تَرَكْتُهُ.

[مجمع الزوائد للهيثمي: 5/ 55]۔

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%A7%D9%85%DB%8C%D8%B1%D9%85%D8%B9%D8%A7%D9%88%DB%8C%DB%81-%D8%B1%D8%B6%DB%8C-%D8%A7%D9%84%D9%84%DB%81-%D8%B9%D9%86%DB%81-%D8%B3%DB%92-%D9%85%D8%AA%D8%B9%D9%84%D9%82-%DB%8C%DB%81-%D8%B1%D9%88%D8%A7%DB%8C%D8%AA-%D8%B5%D8%AD%DB%8C%D8%AD-%DB%81%DB%92-%DB%8C%D8%A7-%D8%B6%D8%B9%DB%8C%D9%81%D8%9F.5374/#post-43029

ہم کہتے ہیں کہ زید بن حباب کے متعلق کلام بھی مردود و باطل ہے جیسے حسین کے متعلق ائمہ نواصب نے احمد کے قول کو رد کیا اسی طرح زید بن حباب کے متعلق بھی احمد کے قول کو رد کیا ہے۔

چنانچہ احمد کے اس قول کو اس سے نقل کرنے والے ابو داؤد نے ہی اس کو مردود سمجھا اس نے اپنی سنن میں 27 روایات لیں ہیں جبکہ کہ بہت سی ایسی ہیں جن سے بغیر شواہد کے احتجاج کیا ہے(یعنی باب میں فقط ایک ہی روایت نقل کی جو زید سے مروی ہے).

850 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي»

[حكم الألباني] : حسن

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان «اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني

وارزقني» "یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے" کہتے تھے۔

سنن ابي داود،أبواب تفريع استفتاح الصلاة،147. باب الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ،حديث 850

https://al-maktaba.org/book/33759/1143

1109 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ، حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا، فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنبَرَ، ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ: {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15]، رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ "، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ

[حكم الألباني] : صحيح

سنن ابي داود،تفرح أبواب الجمعة،235. باب الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْخُطْبَةَ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ ،حديث 1109

https://al-maktaba.org/book/33759/1493

احمد کے دوسرے شاگرد ترمذی نے زید کی بہت سی روایات سے احتجاج کیا ہے ان کو حسن صحیح کہا ہے بطور مثال:

250 – حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ المَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». «حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ»

[حكم الألباني] : صحيح

سنن ترمذي، كتاب الصلاة، 73. باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّأْمِينِ، حديث 250

https://islamweb.com/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=232&idto=232&bk_no=2&ID=191

1411 – حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الخَلَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ، عَنْ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ، فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا، «فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الجَنِينِ غُرَّةٌ عَبْدٌ، أَوْ أَمَةٌ، وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ المَرْأَةِ» قَالَ الحَسَنُ، وَأَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الحَدِيثِ نَحْوَهُ، هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

[حكم الألباني] : صحيح

سنن ترمذي، كتاب الديات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، 15.

باب مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الجَنِينِ، حديث 1411

http://lib.efatwa.ir/42160/4/24/1412

مسلم نے بھی زید کی احادیث سے اپنی صحیح میں احتجاج کیا ہے:

74 – (338) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ،

وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ»

صحيح مسلم، كِتَاب الْحَيْضِ، 17. باب تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ، حديث 768

/https://muslim.lna.io/358

3 – (1712) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ»

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

صحيح مسلم، كِتَاب الْأَقْضِيَةِ، 2. باب وُجُوبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَيَمِينٍ، حديث 4472

https://al-maktaba.org/book/33760/5254

قابل غور ہے مسلم نے مذکورہ ابواب میں فقط ایک ایک حدیث سے احتجاج کیا جن کی اسناد میں زید ہے گویا مسلم کے نزدیک احمد کے قول کی کوئی اہمیت نہیں تھی ،ابن عدی کے نزدیک زید کی احادیث سب کی سب مستقیم ہیں اس سے بھی احمد کا قول رد ہوتا ہے ۔

علاوہ اس کے دیگر ائمہ و محدثین نواصب نے بھی زید کی احادیث سے احتجاج کیا ہے بطور مثال بعض کا ذکر کرتے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں احتجاج کیا:

14081 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: " {سُورَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا} [النور: 1] قَالَ: وَبَيَّنَّاهَا ". وَرُوِيَ عَنِ الْأَعْرَجِ، وَمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، وَقَتَادَةَ فِي إِحْدَى الرِّوَايَاتِ نَحْوُ ذَلِكَ

تفسیر ابن ابی حاتم ج 8 ص 2516

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&ID=1671&bk_no=218&idfrom=1660&idto=1721

ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت لی:

1456 – نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو تُمَيْلَةَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: " صَدَقَ اللَّهُ {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15] ، إِنِّي رَأَيْتُ هَذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ وَحَمَلْتُهُمَا "، ثناه عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنٍ، وَقَالَ: «فَلَمْ أَصْبِرْ» ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ

[التعليق] **1456** – قال الأعظمي: إسناده صحيح

صحيح ابن خزيمة ج 5 ص351

http://www.islamport.com/b/3/alhadeeth/motoon/%DF%CA%C8%20%C7%E1%E3%CA%E6%E4/%D5%CD%ED%CD%20%C7%C8%E

4%20%CE%D2%ED%E3%C9/%D5%CD%ED%CD%20%C7%C8%E4%20%CE%D2%ED%E3%C9%20011.html

ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت لی

1194 – ثنا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ: «أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ صَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءُ»

[التعليق] 1194 – قال الأعظمي: إسناده صحيح

صحيح ابن حبان ج 2 ص 206

http://islamport.com/d/1/mtn/1/73/2685.html

کتاب کے محقق اعظمی نے بھی سند کو صحیح تسلیم کیا۔

البانی نے بھی سند کو صحیح تسلیم کیا۔

6006 – أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطَّانُ بِالرَّافِقَةِ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: [ص:421] حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَقُومَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ إِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا وَقَالَ: {إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ} [التغابن: 15]

= (6038) [8: 3]

[تعليق الشيخ الألباني]

صحيح . انظر ما بعده.

التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان ج 8 ص 420

https://al-maktaba.org/book/31591/12265

حاکم نے زید کی حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح مانا، اور ذہبی نے تسلیم کیا:

202 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ الْمَغْلُوبُونَ الضُّعَفَاءُ، وَأَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ» . «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ»

[التعليق – من تلخيص الذهبي] 202 – على شرط مسلم

المستدرك على الصحيحين ج1 ص 129

https://iqra.com/quotation/single-quote/120178

طحاوی نے بھی اس کی احادیث سے احتجاج کیا:

3256 – حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ عَشْرِ خِصَالٍ: عَنْ مُعَامَكَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ، وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ فِي شِعَارٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ، يَعْنِي لِحَافًا، وَالْوَشْرِ، وَالنَّتْفِ، وَالْوَشْمِ، وَالنُّهْبَةِ، وَرُكُوبِ النُّمُورِ، وَاتِّخَاذِ الدِّيبَاجِ عَلَى الْعَاتِقِ، وَاتِّخَاذِ الدِّيبَاجِ فِي أَسْفَلِ الْجِبَابِ، وَالْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ ". قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: وَكَانَ مَعْنَى الْمُكَامَعَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي أَحَادِيثِ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَالْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ الْمُضَاجَعَةَ الْمَذْكُورَةَ فِيهَا. وَكَانَ مَعْنَى الْمُعَاكَمَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ هِيَ [ص:303] ضَمُّ الشَّيْءِ إِلَى الشَّيْءِ، وَمِنْهُ قِيلَ: عَكَمْتُ الثِّيَابَ إِذَا شَدَدْتُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ. وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ هَذِهِ الْمَعَانِي.

مشكل الآثار للطحاوي ج 7 ص 272

http://www.islamport.com/b/3/alhadeeth/motoon/%DF%CA%C8%20%C7%E1%E3%CA%E6%E4/%E3%D4%DF%E1%20%C7%E1%C2%CB%C7%D1%20%E1%E1%D8%CD%C7%E6%ED/%E3%D4%DF%E1%20%C7%E1%C2%CB%C7%D1%20%E1%E1%D8%CD%C7%E6%ED%20027.html

ابن جارود نے بھی احتجاج کیا:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، قَالَا: ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ،

المنتقى لابن الجارود ج 1 ص252

https://al-maktaba.org/book/13071/1086

ابو عوانہ نے بھی احتجاج کیا:

8432 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو بَكْرٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِيٍّ وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ»

مستخرج أبي عوانة مبتدأ كتاب الأطعمة بيان كراهية كثرة الأكل ، والترغيب في قلة الأكل ، والطعن

https://islamarchive.cc/H_367740

مقدسی نے اپنی صحیح میں روایت لی:

2655 – أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ الْمُبَارَكِ بْنِ الْمَعْطُوشِ بِبَغْدَادَ أَنَّ هِبَةَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُمْ أبنا الْحَسَنُ ابْنُ الْمُذْهِبِ أبنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْأَزْدِيّ قَالَ سَمِعت أنس يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرَ عَامٍ وَلا تُنْبِتُ الأَرْضُ شَيْئًا

الأحاديث المختارة ج 7 ص 214

https://islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&flag=1&bk_no=315&ID=2473

خود سنابلی ناصبی نے یہ اعتراف کیا ہے عام حالات میں زید کی مرویات حسن ہوتی ہیں، چونکہ مصنف ابن ابی شیبہ میں معاویہ کی شراب نوشی کا ذکر نہیں لہذا احمد کا متن منکر قرار پائے گا یہ دلیل تنہا سنابلی ناصبی کی نہیں بلکہ عرب و عجم کے تمام ناصبیوں کی یہ سب سے قوی دلیل ہوتی ہے مگر یہ دلیل بھی باطل ہے کیونکہ ابن ابی شیبہ نے شرابی صحابہ کی شراب نوشی پر پردہ پوشی کا ٹھیکا لے رکھا تھا یہ بدبخت روایتوں میں خیانت کرتا تھا بطور مثال ایک روایت پیش کرتے ہیں جس میں ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں علقمہ سے روایت نقل کی:

19451 – حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَشَرِبَ الْخَمْرَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: تَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ , فَقَالَ: لَأَشْرَبَنَّهَا وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً وَلَأَشْرَبَنَّ عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ

علقمہ نے کہا ہم جہاد کے لیے سرزمین روم میں تھے اور ہمارے ساتھ حذیفہ بن یمان بھی تھے اور ہم پر ایک قرشی امیر تھا اس نے شراب پی۔

المصنف – ابن أبي شيبة ج 14 ص 557

(۱۹۷۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ میں ناخن لمبے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔

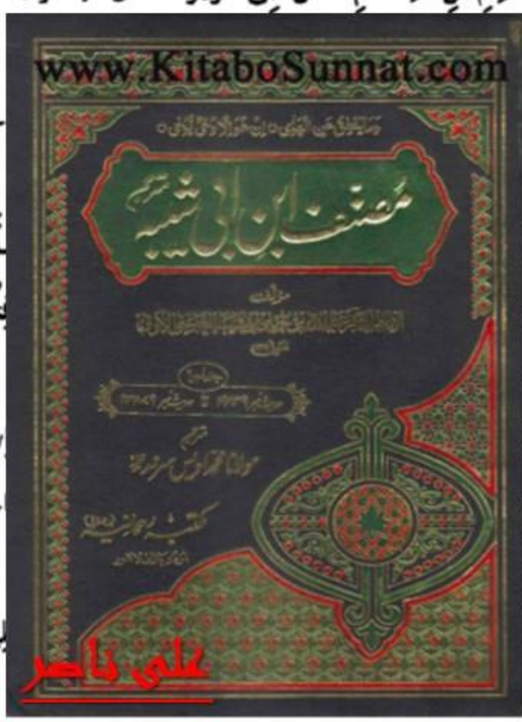
(۱۹۷۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِذَا عُرِضَ عَلَيْكُمَ الْغَزْوُ فَلاَ تَخْتَارُوا أَرْمِينِيَةَ ، فَإِنَّ بِهَا عَذَابًا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۱۹۷۹۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں جہاد کی پیش کش کی جائے تو ارمینیہ کا انتخاب مت کرنا کیونکہ وہاں اللہ کی طرف سے سخت سردی کا عذاب نازل ہوا ہے۔

(۱۹۷۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: تَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ ، فَقَالَ : لأَشْرَبَنَّهَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً ، وَلأَشْرَبَنَّ عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۱۹۷۹۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم میں جہاد کیا، اس وقت ہمارا امیر ایک قریشی تھا، اس نے شراب پی تو ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد جاری کرو گے حالانکہ تم دشمن کے قریب ہو، اس طرح تو دشمن تم پر چڑھ دوڑے گا؟ اس امیر نے کہا کہ میں ضرور شراب پیوں گا اگرچہ یہ حرام ہے اور میں ضرور شراب پیوں گا خواہ کسی کو برا لگے۔

(۱۹۸۰۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا رَابَطْتَ ثَلاَثًا فَلْيَتَعَبَّدِ الْمُتَعَبِّدُونَ مَا شَاؤُوا.



(۱۹۸۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہی تین دن جہا ... نے
والے کتنی عبادت کرتے ہیں۔

(۱۹۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ ... لّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ ... فِتْنَةَ
الْقَبْرِ وَجَرَى عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلـ...

(۱۹۸۰۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... ری
میں گذارنا ایک مہینے کے روزے اور ایک مہینے کی عبادت سے بہتر ... ب
سے بچایا جائے گا اور اس کے لیے نیک اعمال کا ثواب قیامت تک جا...

(۱۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ ... لِهِ ،
إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : سَاحِلُ الْبَحْرِ . (ابن ماجه ۲۷۶۷۔ احمد ۲/...

(۱۹۸۰۲) یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

ابن ابی شیبہ نے شرابی سردار لشکر کا نام چھپا دیا اور اس کی جگہ ایک قریشی شخص کر دیا، کیا واقعی علقمہ نے ایسا ہی بیان کیا تھا؟

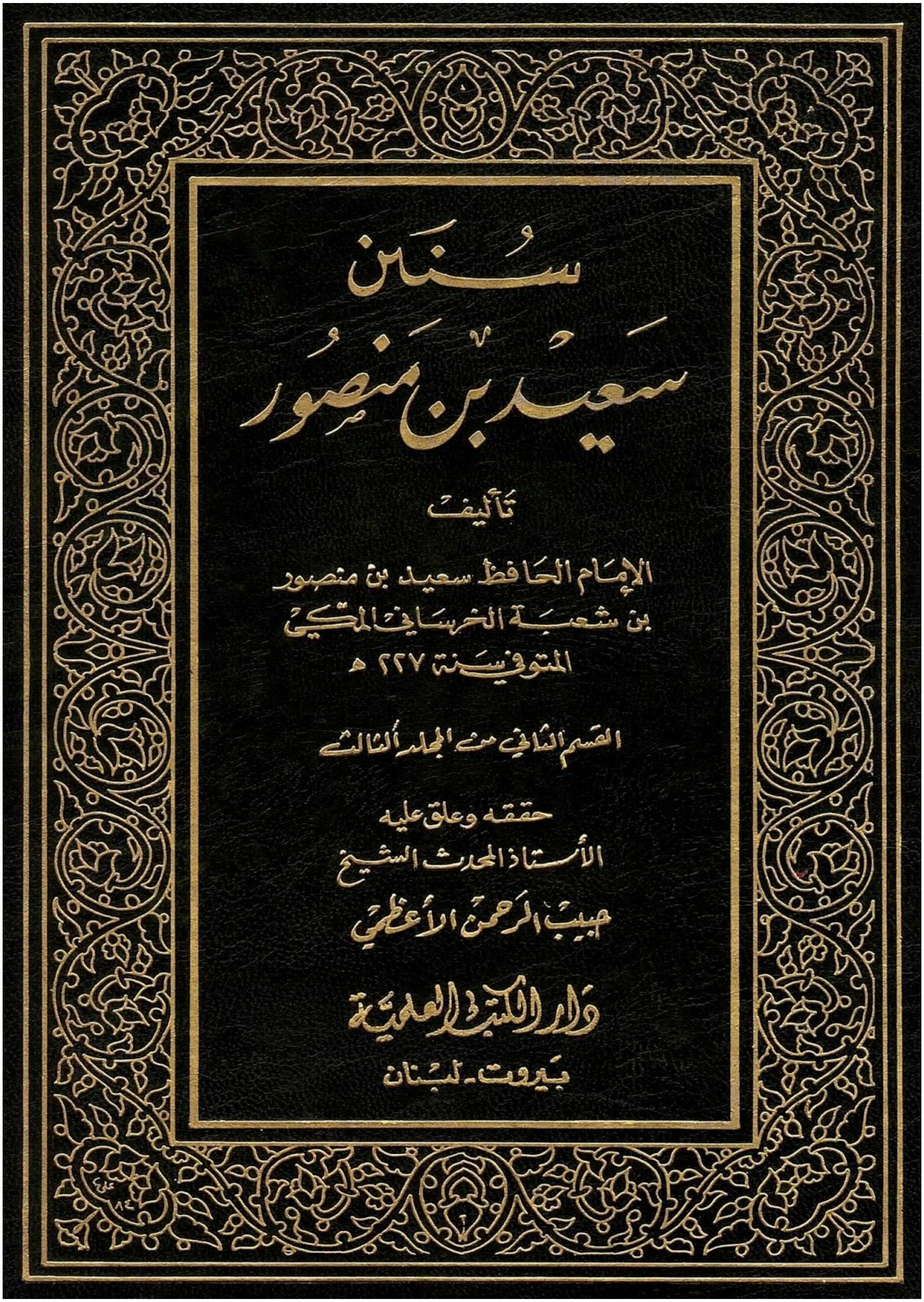
اس کا جواب نفی میں ہے اس روایت کو اسی سند سے امام اہل سنت سعید بن منصور نے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں اس شرابی امیر کا نام ولید بن عقبہ ذکر کیا ہے۔

2501 – حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا فِي جَيْشٍ فِي أَرْضِ الرُّومِ، وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَعَلَيْنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ، فَأَرَدْنَا أَنَّ نُحِدَّهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: «أَتُحِدُّونَ أَمِيرَكُمْ؟ وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ» فَبَلَغَهُ، فَقَالَ: لَأَشْرَبَنَّ وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً، وَلَأَشْرَبَنَّ عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ

علقمہ نے کہا کہ ہم رومی سرزمین پر ایک لشکر میں تھے ہمارے ساتھ حذیفہ بن یمان بھی تھے ہم پر ولید بن عقبہ امیر تھا اس نے شارب پی۔

سنن سعید بن منصور ج 2 ص197

http://books.islam-db.com/book/%D8%B3%D9%86%D9%86_%D8%B3%D8%B9%D9%8A%D8%AF_%D8%A8%D9%86_%D9%85%D9%86%D8%B5%D9%88%D8%B1/2540


سنن
سعيد بن منصور
تأليف
الإمام الحافظ سعيد بن منصور
بن شعبة الخرساني المكي
المتوفى سنة ٢٢٧ هـ
القسم الثاني من المجلد الثالث
حققه وعلق عليه
الأستاذ المحدث الشيخ
حبيب الرحمن الأعظمي
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

٢٥٠١ ـ حدثنا سعيد قال: نا عيسى بن يونس عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال: كنا في جيش في أرض الروم ومعنا حذيفة بن اليمان، وعلينا الوليد بن عقبة، فشرب الخمر فأردنا ان نحدّه، قال حذيفة: أتحدون اميركم؟ وقد دنوتم من عدوّكم فيطمعون فيكم[١]، فبلغه فقال لأشربن وإن كانت محرمة ولأشربن على رغم من رغم.

٢٥٠٢ ـ حدثنا سعيد قال: نا أبو معاوية قال: نا عمرو بن مهاجر عن إبراهيم بن محمد بن سعد عن أبيه قال: أُتي سعد بأبي محجن يوم القادسية وقد شرب الخمر، فأمر به إلى القيد، وكانت بسعد جراحة فلم يخرج يومئذ إلى الناس، قال: وصعدوا به فوق العذيب[٢] لينظر الى الناس، واستعمل على الخيل خالد بن عرفطة، فلما التقى الناس، قال ابو محجن:

كفى حزناً ان تطرد[٣] الخيل بالقنا وأتـرك مشـدوداً عليّ وثـانيا

فقال لابنة[٤] حصفة[٥] امرأة سعد: أطلقيني ولك الله علي إن سلمني الله أن أرجع

فذكره كذا في الجوهر (١٠٥/٩) وروى الامام ابو يوسف معناه عن بعض اشياخه عن ثور بن يزيد عن حكيم بن عمير كما في هق.

(١) اخرجه الامام ابو يوسف في كتاب الخراج عن الأعمش، واخرجه ش عن عيسى بن يونس وعب عن ابن عيينة كلاهما عن الأعمش كما في الجوهر (١٠٥/٩).

(٢) كذا في رواية ش عن أبي معاوية ايضا كما في الاستيعاب، وفيما روى ابو احمد الحاكم من طريق زياد بن ايوب عن ابي معاوية «صعد سعد فوق البيت» كما في الاصابة، والعذيب اسم لأربعة مواضع كما في القاموس.

(٣) كذا في ص وش وفيما رواه ابو احمد الحاكم «ترتدي» وفي البداية والنهاية (٤٤/٧) «معجم»، ولعل صوابه تزحم وفي رواية عب عن ابن سيرين تلتقي.

(٤) كذا في الاستيعاب وفي ص «لا تفت» خطأ واسمها سلمى كما في تاريخ ابن كثير والاصابة

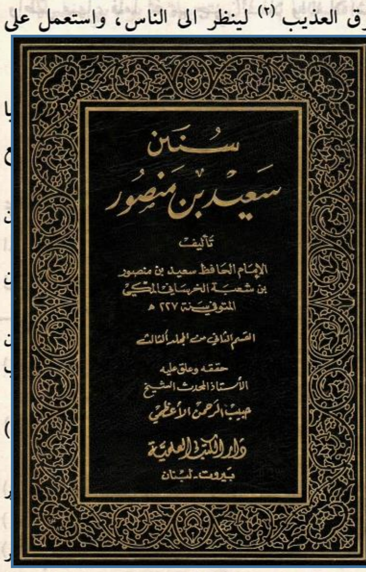
(٥) كذا في ص وفي الاستيعاب «خصفة» وفي الاصابة حصفة في موضع، وفي آخر حفصة وهذا من المقلوب سهوا واسمها سلمى وكانت اولا زوج المثنى بن حارثة الشيباني الفارس المشهور ثم تزوجها سعد بعد موت المثنى، ذكره الحافظ في الاصابة (٣٣١/٤).

یہ وہی ولید ہے جسے قرآن مجید میں اللہ سبحانہ و تعالی نے فاسق کہا، جس نے کوفہ میں حالات نشہ میں نماز صبح غلط پڑھائی اس بدبختی کی پردہ داری کے لیے ابن ابی شیبہ نے روایت میں خیانت کر دی، اسی طرح معاویہ کی شراب نوشی کو چھپانے کے لئے روایت میں خیانت کی، کیا ناصبی ایسے ہی خائنوں کی محرف روایات کو حجت تسلیم کرتے ہیں ؟

باب كراهية إقامة.. الخ ١٩٧

٢٥٠١ ـ حدثنا سعيد قال: نا عيسى بن يونس عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة قال: كنا في جيش في أرض الروم ومعنا حذيفة بن اليمان، وعلينا الوليد بن عقبة، فشرب الخمر فأردنا ان نحدّه، قال حذيفة: أتحدون اميركم؟ وقد دنوتم من عدوّكم فيطمعون فيكم[1]، فبلغه فقال لأشربن وإن كانت محرمة ولأشربن على رغم من رغم.

٢٥٠٢ ـ حدثنا سعيد قال: نا أبو معاوية قال: نا عمرو بن مهاجر عن إبراهيم بن محمد بن سعد عن أبيه قال: أُتي سعد بأبي محجن يوم القادسية وقد شرب الخمر، فأمر به إلى القيد، وكانت بسعد جراحة فلم يخرج يومئذ إلى الناس، قال: وصعدوا به فوق العذيب[2] لينظر الى الناس، واستعمل على الخيل خالد بن عرفطة، فلما



كفى حزناً ان تطرد[3] الخيل

فقال لابنة[4] حصفة[5] امر

فذكره كذا في الجوهر (٩/

ثور بن يزيد عن حكم بن ع =

(١) اخرجه الامام ابو يوسف

يونس وعب عن ابن عيينة ك

(٢) كذا في رواية ش عن أبي م

طريق زياد بن ايوب عن ابي

اسم لأربعة مواضع كما في القا

(٣) كذا في ص وش وفيما روا

«معجم»، ولعل صوابه تزح

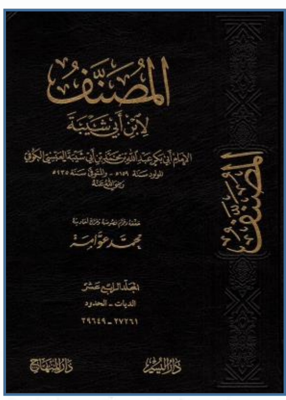
(٤) كذا في الاستيعاب وفي ص

والاصابة

(٥) كذا في ص وفي الاستيعاب

حفصة وهذا من المقلوب سهوا واسمها سلمى وكانت اولا زوج المثنى بن حارثة الشيباني الفارس المشهور ثم تزوجها سعد بعد موت المثنى، ذكره الحافظ في الاصابة (٣٣١/٤).

باب (١٣٦ ـ ١٣٦) ٢١ـ كتاب الحدود ٥٥٧



١٣٦ ـ في إقامة الحدّ على ا

٢٩٤٦٤ ـ حدثنا ابن مبارك، ع ١٠٣
حكيم بن عُمير قال: كتب عمر بن الخ
ولا سريّة أحداً الحدَّ حتى يطلع الدرب
يلحق بالكفار.

٢٩٤٦٥ ـ حدثنا ابن مبارك، عن أ
عن حميد بن فلان بن رومان: أن أبا الد
أرض العدو.

٢٩٤٦٦ ـ حدثنا عيسى بن يونس، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة قال: غزونا أرض الروم ومعنا حذيفة وعلينا رجل من قريش، فشرب الخمر، فأردنا أن نحدّه فقال حذيفة: أتحدُّون أميركم وقد دنوتم من عدوكم فيطمعونَ فيكم؟! فقال: لأشربنّها وإن كانت محرَّمة، ولأشربنها على رَغْم من رَغِم. ١٠٤

٢٩٤٦٤ ـ «ألا لا»: سقطت لا من ش، ع، ظ، ك.

«لئلا»: من م، د، وفي ظ، ش، ك: فلئلا.

٢٩٤٦٥ ـ «حميد بن فلان»: في «نصب الراية» ٣: ٣٤٣ نقلاً عن «المصنَّف»: حميد بن عقبة.

٢٩٤٦٦ ـ «ولأشربنها»: من م، د، ت، ن، خ، وفي ظ، ك، ش، ع: ولأشربن.